اخبار جو نسبت ازبس روشن | زوگشت دلیل حق مبرہن برتن | اعجاز نوشت بہر این پیمبر جدید | نشور محمدی ست بنماوید حسن ۱۳۰۲ھ

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بانجیل | گویان صفت و سیرت سرور محمدؐ

نمبر ۱۶ | مطبوعۂ ۵ ویں جمادی الآخر سنہ ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار یہہ اخبار عشرہ وار بمضامین ترویج مذہب عیسوی چھپتا ہے سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بجائے ۵ روپیہ بذریعہ منی آڈر مہتمم کے نام آنی چاہیے

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدائی — جو حشر کشور بقا ہے
عالم ہے قدیر ہے احد ہے — سلطان قدم وابد ہے
مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے — وہ غارس باغ کن فکان ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے — اتھارہ ہزار عالم اوس کے
قندیل فلک بوجہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہی روشن
شاہنشہ ملک بے مثالی — محبوب حریم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز میں رکھی ہے
افعال حکیم لایزالے — ہوتی ہیں نہیں مصلحت سے خالی
کیا لکھوں ثنای ایزد پاک — ارشاد نبی ہے ما عرفناک
جب نعت نبی کا وقت آیا — خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہی بشان شاہ لولاک
اس نظم کو کر چکا جب اتمام

ای صل علے رسول امجد — سردار پیمبران محمدؐ
جو اوسکی ثنا لکھوں وہ کم ہے — خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے — محبوب جناب کبریا ہے
شاہنشہ کشور نبوت — آرایش مسند شریعت
سب پر شرف نبی عیاں ہے — وہ علت غائی جہاں ہے
ای خامہ عیش نکہہ بانصاف — منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نکلا یہہ رشک گلزار — نظروں سے گرے جہان کے اخبار
جو فضل و شرف اسے بجا ہے — ہمنام جناب مصطفا ہے
نور رخ دلپذیر اسلام — ماحی ملل ظہیر اسلام
شمس الاخبار آسمان پر — ہے پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہے بقلب ناشاد — منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہیں صحیح سب کو ایف — بے شبہ ہے افسر مخالف
عمدہ جنس نفیس مضمون — ہر لفظ ہے رشک در مکنون
سال نہ مہ و روز و شب الٰہی — ہو اسکو بہت بڑی ترقی
تاریخ بخوبی ہو مکمل نام

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے طبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک ۷ پرچون کو ۰ر ہے۔

غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر مین ۷ پرچے اُنکے نام پر روانہ کئے جائینگے۔

عرض نامنظور

ملٹی فوج کے آفسر میجر ٹکر صاحب جیل خانہ مین ایک مہینے کی آسان قید گذار رہے ہین جو کہ جناب مسٹر دوسائی بھائی صاحب میجسٹریٹ نے کی تھی اوس سے ناخوش ہوکر عدالت عالیہ بمبئی مین اپیل کی تھی کہ جسکی تقریر روبرو جج میسرس کیمپبل اور پینہ کی عدالت مین پیش ہوی تھی اوسوقت جناب میجر ٹکر صاحب بلباس جیل خانہ آراستہ و پیراستہ روبرو صاحبان موصوف کے تشریف شریف کا تو کرا لائے بعد تقریر طول و طویل کے اپیل میجر ٹکر صاحب کی نامنظور کی ۔ارمغان ملٹی فوج کو مؤمین سواری نکالنے کی ممانعت کی گئی۔ اخبار عام

درخواست

ایک نہایت معقول اور منصفانہ درخواست بحضور وائسرائے کلکتہ سے روانہ کی گئی ہے۔

مقصود یہہ ہے کہ ہندوستان کے پادریون کو ہندوستان کی آمدنی سے تنخواہین دیجاتی ہین۔ یہہ بالکل ناجایز اور قابل تنسیخ ہے۔ گورنمنٹ اپنے نزدیک تمام مذاہب کو ایکسان سمجھتی ہے۔ حالانکہ ہندوستانی روپیہ سے عیسائی مذہب کو تقویت دینا شرط انصاف سے بعید اور اصول انگریزی کے خلاف ہے۔ ہماری دانست مین درخواست مذکور ایک جایز گرفت ہے۔ خصوصًا جسوقت ہم خیال کرتے ہین کہ ہمارے روپئے سے پرورش پاکر ہی پادری لوگ ہم لوگون کو کیا کیا صلواتین سناتے ہین تو دس گناہ زور کے ساتھ ہم درخواست مذکور سے اپنا دلی اتفاق ظاہر کرتے ہین۔ بیشک گورنمنٹ کے پاس کوئی وجہہ نہین ہے کہ اس درخواست کو نامنظور کرے۔ ہندوستان کا ملک اس ناجایز خرچ سے ضرور سبکدوش ہونا چاہئے۔ منہ

قبول اسلام

ہفتہ گذشتہ مین شہر احمد آباد کے ایک ہندو برہمی نے مذہب اسلام قبول کیا۔ اُسکے باپ نے اُسکی شبینہ بناکر پھونک دی اور رسم بارہوین کی ادا کی۔ اس کارروائی کی وجہہ سے اہل ہنود مین بڑی ہل چل ہوگئی ہے۔ اسلام

جمال پور مین ایک نوجوان ہندو برہمی اپنے مذہب کو ترک کرکے مسلمان ہوا اور مسلمانون نے تزک احتشام کے ساتھ اوسکو راہ مین نکالا مگر اوسکے باپ نے بارہوین دن اپنے بیٹے کا سوادہ اسطور پر کیا جیسے کسی کے مرنے مین کیا جاتا ہے۔ اردگائیڈ

مراسلات

مخدومی مکرمی معظمی جناب مولانا محمد شریف صاحب دام مجدہٗ

بعد سلام علیک کے عرض خدمت لطیف مین یہہ ہے کہ کل اس احقر کا اتفاق قصبہ بیاور درہ کے طرف جو بمبئی سے متصل ہے جانیکا ہوا مسجد مین عصر کی نماز ادا کرکے

مسجد سے باہر آتے وقت مسجد کے مسافر خانے مین ایک ممتون بیٹھا ہوا تھا دیکھا فدوی نے حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شخص مذکور ذات کا ہندو قوم بنیا ہے اسکا بچپن تھا اپنی خوشی و رضامندی سے دین باطلہ کو ترک کرکے دین اسلام سے مشرف ہوا نام اسکا دین محمد رکھا ہے اللہ تعالیٰ اسکو توفیق نیک عطا کرے آمین -

محمد اسماعیل مہمطولی -

مخدومی مکرمی معظمی جناب مولانا محمد شریف صاحب دام مجدہٗ -

بعد تسلیم عرض خدمت عالی مین یہہ ہے کہ ایک پارسی بنام پیتنجی بانکجی ۲۰ برس کی عمر کا جسکو کہ چند روز سے دین حق کی تلاش کا شوق ہوا تھا ہر روز پادریون کا بھی وعظ سنتا اور اہل اسلام کے وعظ پر غور کرتا چنانچہ ایک روز جناب عبد الصمد صاحب شارح عام پر دین اسلام کی فضیلت اور خدا کی وحدانیت و پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا بیان کر رہے تھے پارسی مذکور نے خوب دھیان رکھکے جناب موصوف کا وعظ سنا اور دل مین خوض و فکر کرکے یقین کیا کہ دین اسلام سچا اور مجانب اللہ ہے پس اسی وقت جناب واعظ صاحب کی خدمت مین دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبول کرنیکا شوق ظاہر کیا حضرت نے اسکو ہمراہ لیکے جناب مولانا وبالفضل اولانا حاجی الحرمین الشریفین مولوی حاجی عبد القادر صاحب جیتکر کے حضور فیض گنجور مین حاضر ہوے جناب مولانا موصوف نے شہر رواں کی تاریخ ۱۴ روز شنبہ کو کلمہ شہادت پڑھا کے زیور اسلام سے مزین کیا اللہ تعالیٰ توفیق نیک عطا کرے آمین -

راقم اثم محمد اسماعیل مہمطولی بمبئی

مجمع الحسنات جناب محمد شریف صاحب ایدیشر اخبار منشور محمدی عم لطفکم - تسلیم - اپنا چشم دید ایک واقعہ بیان کرتا ہون اگر مناسب ہو تو گوشۂ منشور محمدی مین جگہہ دیجئے ممنون ہونگا - ایک روز کا ذکر ہے کہ بندہ بمقام نئی سڑک واقع زیر پیپل بنارس مین گیا کیا کہ پیپل کے بچم یعنے بجانب غربی کتب خانہ مسیحی ہے اور وہان چند کرستان لبا سڑک بنچ پر تشریف رکھتے ہیں اور ایک سمت کنارے ایک ولایتی انگریز صاحب یعنے پادری صاحب بھی موجود ہے پر بیٹھے انجیل کا مطالعہ فرما رہے تھے - اور جہان کرستان لوگ بیٹھے تھے وہین پر ایک صاحب سیاہ فام پاجامہ و کرتہ شرعی و عمامہ بھی مثل مسلمانون کے سر پر رکھے کاندھے پر رومال ہاتھ مین پتلی چھڑی پانون مین مسلمانی جوتا پہنے بظاہر مسلمان و بباطن کرستان بنے ہوے وعظ مسیحی فرما رہے ہین - دیکھتے ہی ہوش مین ہوش آئی یہہ تو کوئی موتا ... بھنسا ہے خوب مسلمانون کے ہکے بکے بھلا دیگا - اور سو سنار کی تو ایک لوہار کی بھی کریگا - ناگاہ پیچھے پھر کر جو دیکھا تو اوسی پیپل کے پورب جانب ایک چبوترے پر مرزا محمد بیگ مسلمانون کا وعظ بیان کرتے ہین - گو دونو طرف کے وعظ سنے مگر چندان طبیعت سیر نہوی - یہی دل چاہتا تھا کہ دونو طرف سے مباحثہ ہوتا تو خوب تھا - مگر چونکہ مرزا محمد بیگ بڑے تیز طبع و گرگ باران دیدہ تھے اور انھون نے کئے مرتبہ اوہنین ولایتی پادری صاحب سے گفتگو بھی کی تو بجز اسکے کہ پادری صاحب نے بروقت لاجوابی گھبرکے اور جھڑکے اور دانت پیسنے اور چلا چلاکر باتین کرنے اور غصہ مین درہم برہم ہوکر سلام کہتے ہوے بے جواب دئے چلے جانیکے اور کوئی

جواب نہ دیا تھا - اور نیز بارہا پادری صاحب نے اپنی زبان
مبارک سے فرما بھی دیا تھا کہ ہم یہان مسیح کا وعظ سنانے آیا ہے
بیہودہ سوال وجواب ہم نہین کرتے اگر تمکو کچھ پوچھنا منظور
ہو تو ہمارے بنگلے پر آؤ تب مرزا محمد بیگ نے کہا کہ بنگلے پر ہم جب
آوین جب آپ ہمکو ایک چٹھی لکھدیوین کہ ہم تمکو اپنی مرضی
سے بلاتے ہین - ورنہ شاید اگر آپ غصہ مین آکر ہمکو حوالہ
پولیس فرما دیجئے کہ یہہ ہمارے بنگلے پر فساد کرنے آیا ہے تو
اوسوقت ہمارا رونے والا کون ہوگا - مگر پادریصاحب نے یہی
فرمایا کہ چٹھی ہمارے پاس نہین ہے - پادری صاحب کے اس
کلام سے کیا کہون کہ کیا کیا شکوک میرے دل مین گذرتے تھے
بدینوجہ مرزا محمد بیگ پادری صاحب سے گفتگو کرنے نہین
جاتے تھے - مگر چونکہ یہہ نئے صاحب تشریف لائے تھے -
چپ رہنے کی تاب کسکو تھی مرزا صاحب مباحثہ کو بخاوین
مگر اُنکے دیگر احباب کب چھوڑنے والے ہین - ایک مولوی
صاحب نے کہ وعظ سُن رہے تھے مرزا صاحب سے کہا کہ جناب
مین تو یہہ نئے حضرت کی خبر لیتے جاتا ہون ہرچند مرزا صاحب
نے مانعت کی مگر وہ ذات شریف کب ماننے والے تھے
پہونچے ہے تو - اسوقت مین اپنی خوشی کا کیا حال بیان
کرون کہ کیا کیفیت تھی - اور مولوی صاحب کا گفتگو مین
یہہ حال تھا کہ کیا بروقت درس وتدریس وکیا بروقت
سمجھانے کسی بات کے یا کسی مباحثہ کے اونکی آواز بہت سخت
رہتی تھی اور یہہ سخت آوازاون کے خلقی تھی اور اوس سے
معذور تھے - غرضکہ مولوی صاحب کے جاتے ہی وہ نئے کرسچان
صاحب بشکل مسلمان کو سلام کیا -

مولوی صاحب جناب ہادری صاحب تسلیم -

کرسچان صاحب تسلیم - کیا کچھ پوچھنا چاہتے ہے
جلدی بولئے ؟

م جہان چند شکوک تھے اونہین کو رفع کرنا ہے - اور
کیا ہی صرف توریت وانجیل کے کلام ربانی ہونے مین شک تھا

ک بھلا صاحب انجیل مقدس تو جیسا تیسا تھا کیا توریت
بھی یہہ نئی بات ہے - آرے صاحب توریت کے کلام حسنہ
ہونے مین تو کسی محمدی کو بحث نہین -

م صحیح - مگر مجھکو بحث ہے - اور لیجئے شک اول تو
یہہ ہے کہ توریت مین پیدایش کے چھٹے باب مین خدا کا
انسان کو پیدا کرکے پچتانا ثابت ہے -

ک بھلا پھر اس سے کیا ہوتا ہے -

م آئے تو سنئے نہ کہ کیا ہوتا ہے - بھلا جناب یہہ پچتانا
چہ معنی دارد - اس سے تو یہہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ
خدا توریت عالم الغیب نتھا - اور پچتانا وہ صفت ہے
جو بحالت عدم علم الغیبی مین واقع ہوتا ہے - مثلاً ہمنے
کسی کتے کو (بحالت لاعلمی خاصیت) کو چلا (کسی چیز کا نخم
ہے جو سگ حق مین سم قاتل ہے) کہلا دیا اور وہ مر گیا
اوسوقت مین یہہ کلام ہمارا صادق ہوگا کہ (ہم کتے کو
کچلا کہلا کر پچتائے) یعنے آیندہ کے ہمکو خبر نہ تھی کہ یہہ
ہوگا - اس سے عالم الغیبی مین خدا و توریت کے صاف
صاف بتا لگتا ہے - اور میری دانست مین یہہ کلام خدا
کا کلام ہرگز نہین ہے - کیونکہ خدا تعالی نے ایسی بات
نفرماویگا جس سے اوسکے صفت عالم الغیبی یا اور صفت
مین فرق آوے -

ک حضرت بات تو وزنی کہی مگر یہہ کہنا کہ وہ بچتانا

نہین ورنہ ایسا اعتراض بیہودہ آپ ہرگز نفرماتے۔

م بہت خوب تو پھر آپ ہی سمجھا دیوین۔

ک اچھا ہمکو ایک ہفتہ کی مہلت دیجئے۔ اور آج ہی کے روز ہمسے جواب لیجئے۔

م بہت خوب مگر وعدہ حتمی فرمائیے کہ ضرور آؤنگا ورنہ یہہ معاملہ مذہب کا ہے دین و دنیا دونون مین بدنامی ہوگی

ک نہین صاحب ضرور اور اب شام بھی ہوگئی ہے۔ بندگی بندگی بندگی۔

راوی مولوی صاحب نے بھی دیکھا ہوگا کہ وقت مغرب قریب ہے جانے دو زندگی ہے تو ہفتہ بعد صحیح۔

(باقی انشاء اللہ تعالیٰ۔ آیندہ)

راقم۔ ایک مذبذب عیسائی۔ از لندن مشن اسکول بنارس۔ ۲۲ مارچ ۱۸۸۳ء

بقلم۔ م۔ع۔ بنارسی۔

بقیہ رسالت اور کرامت

معجزات کا صدور یا ظہور عموماً ضرورت کے اوقات مین ہوتا ہے جسکی اطلاع دہی عام طور پر ضروری نہین ہوتی۔ جب نبی یا رسول کو اظہار معجزہ کی ضرورت کا علم ہوتا ہے اوسوقت ظاہر کرتا ہے خواہ عام لوگون کو اطلاع ہو یا نہو بہت وقتون مین ایسا ہی ہوگیا ہے کہ معجزات دکھانے کے وقت سوائے طالبین معجزہ اور مخالفین موافقین اور پیروون مین سے اور کوئی بھی نہتا نبی یا رسول نے معجزہ دکھا کر اپنے معتقدیون اور پیروان کو اطلاع دی جب معجزات اور کرامتون کے اظہار صادر کی یہہ حالت ہے تو اب ہمکو انصاف اور عدالت سے امورات مندرجہ ذیل پر غور اور نظر کرنی چاہیے۔

اول یہہ کہ مخالف اور غیر قومون کے مورخ کسی رسول کے معجزات کو دریافت کرنے کے واسطے کیا کیا وسایل اور ذرایع حاصل کر سکتی ہین۔

دوم یہہ کہ وہ وسایل اور ذرایع مورخون کو اون معجزات کے اندراج پر کہان تک اور کسقدر توجہ دلا سکتی ہین۔

سوم یہہ کہ اثبات یا ثبوت معجزات کے واسطے مخالف مورخون کا تاریخی طور پر شہادت دینا خواہ سمعی ہو اور خواہ مرئی شرط ہے یا نہین۔

چہارم یہہ کہ عرب کے گردنواح کے مورخ اور بخوبی مخالف تھے یا نہین۔ اور ورصورت مخالفت اون کا شہادت دینا ہوسکتا ہے یا نہین۔

پنجم یہہ کہ غیر ملک کے لوگون کا انشقاق قمر دیکھنا اور مثل دیگر عوارضات اور حوادثات علویہ سمجھکر نہ لکھنا یا چھوڑ دینا ممکن ہے یا نہین۔

ششم یہہ کہ عام لوگون کو خواہ کسی ملک کے ہون حادثات اور عوارضات اجرام علویہ کے جانب جو وقتاً فوقتاً واقع ہوتے رہتے ہین میل اور توجہ ہوتی ہے یا نہین۔

ہفتم یہہ کہ نبیون اور رسولون کے معجزات اور کرامتون کے قبول اور منظور کرنے کے واسطے ہم مذہب دیون اور مورخون کے روایتین اور تاریخین قابل تمسک و اعتماد ہین یا نہین۔

(۱)

مخالف اور غیر قومون کے مورخون کے ہاتھ مین کسی رسول کے معجزات دریافت کرنے کے واسطے دو قسم کے وسیلہ ہین۔

اول رویت ذاتی دوسری بروایات سمعیہ یا چشم خود

کسی رسول کے معجزات دیکھی ہون گے اور یا کسی راوی سے سنین گے خواہ اوس نے جھوٹ بیان کیا ہو اور خواہ سچ اور خواہ وہ راوی موافقین سے ہو اور خواہ مخالفین سے خواہ ثقہ ہو اور خواہ غیر ثقہ - بجز اُن دو قسم کے دیلون کے اور کوئی وسیلہ نہین کہ جس سے کسی رسول کے معجزات کو دریافت یا معلوم کیا جا سکے -

۳ - یہہ دونون قسم کے وسایل ہر ایک مورخ کو کسی رسول کے معجزات کے اندراج کے باب صرف اسی قدر توجہ دلا سکتی ہین کہ اونکو اونکی اندراج پر آمادہ اور مستعد کرین لاکن اس مستعدی اور آمادگی کے ظہور اور صدور کے واسطے کافی نہین ہین اگر کسی مورخ نے کسی نبی یا رسول کے کسی معجزہ یا کرامت کو بچشم خود دیکھا ہو تو ممکن نہین کہ تعصب مذہبی اور ہٹ دہرمی اوسکو اس امر کی اجازت نبخشی کہ اوس میری معجزہ یا کرامت کو اپنی تاریخ مین مندرج کر کے اوسکی صداقت پر شہادت دی اگرچہ اکثر مورخ آزاد طبیعت اور منصف مزاج ہوتے ہین اور انکو غیر ملک اور غیر لوگون کے واقعی فضیلتون اور بزرگیون کے لکھین اور اون پر شہادت دینے مین کوئی عیب معلوم نہین ہوتا مگر یہہ تعصب مذہبی اور ہٹ دہرمی ایسی بلا اور آفت ہی کہ اس سے عدالت اور انصاف اور آزادی سو سو کوس بھاگتی ہے منصف مزاج جانتے ہین اور دیکھتے سب کچھ ہین مگر اوسپر شہادت دینے کو طیار نہین ہوتی خصوصاً ایسے باتون اور امورات پر تو بالکل ہی شہادت نہین دیتی کہ جس سے کلی اور قطعی طور پر کسی رسول کی رسالت اور صداقت ثابت ہوتی ہو تعصب

مذہبی اور ہٹ دہرمی انسانون کو اندھا اور مخبوط الحواس بنا دیتی ہے اور اگر کوئی شخص آنکھین کھولکر کسی وقت مین انصاف کا ساتھ بھی دیتا ہے تو اوسکی قوم کے لوگ اوسکو پاگل اور مجنون اور وحشی الطبیعت قرار دیکر اوسپر ہنسی کرتے اور قہقہہ مارتے ہین آنحضرت کے وقت مین جب کوئی کافر یا مشرک مشرف بالاسلام ہوتا تھا تو لوگ بڑے بڑے مخالفتون پر آمادہ ہو کر اوسکو بے عقل اور مجنون قرار دیتے تھے اور یہہ کیون جاتی ہو اسی زمانہ کا ہے حال قال دیکھہ لو کہ یورپ کے جس منصف مزاج آدمی نے منصفانہ طور پر بھاری حضرت کے بعثت اور رسالت کی بابت کچھہ کہا اوسکو اہل یوروپ نے وحشی اور بے علم اور سودائی کہنا شروع کیا جان ڈیون پورٹ صاحب نے آنحضرت کی بابت منصفانہ خیالون مین رائے ظاہر کی تو پادریون نے اسباب کو شہرت دی کہ صاحب موصوف سودائی اور پاگل مین علی ہذا القیاس اورون کو بھی مختلف صلواتین سنائی گئین جب اس عام آزادی اور وسیع امن وامان کے زمانہ کا یہہ حال اور چال ہے تو پچھلی تنگ زمانون مین کیا کچھہ نہ ہوتا ہوگا پچھلے زمانون کے مورخ تو قسم قسم کے موانعات اور رکاوٹون کا سامنا رہتا تھا ایک تو ذاتیات اونکو رسولون سے مخالفت اور معاندت ہوتی تھی اور دوسری اپنی قوم کے معاندانہ خیالون کا خیال تھا اس نازک حالت مین اونکا کسی رسول کے کرامتون اور معجزات کو تاریخون مین لکھنا ممکن ہے - اگر کوئی مورخ کسی رسول کے معجزات کو بچشم خود نہین

دیکھے گا تو کسی راوی سے سنے گا خواہ اوس راوی نے
بچشم خود دیکھا ہو اور خواہ کسی سے سنا ہو کہ فلان
رسول نے معجزہ دکھایا ایسی حالت مین اول تو مخالف
راوی معجزہ کو بیان ہی نہین کریگا اور اگر بیان بھی کیا
تو مخالفت کی صورت مین مورخ کب لکھے گا اول تو مخالف
راویون کا کسی رسول کے معجزات کو دیکھنا اور پھر اسکو
ہو بہو بیان کرنا ہی ناممکن اور مشکل ہے اور اگر کسی نے
کیا بھی تو مخالف مورخ کب اور کسطرح پر اس آیت
کو قبول و منظور کرکے تاریخی شہادت پر مادہ ہو سکتی
ہین اور دوسرا یہہ کہ ممکن ہے کہ راویون نے باوجود
دیکھنے معجزات کے بیان نہ کیا ہو ہزارون باتین لوگ
دیکھتے ہین کون گلی بہ گلی بیان کرتا پھرے مورخون کو تو
تعصب کچھہ کم ہوتا ہے عام لوگون کو بہت ہی زیادہ
ہوتا ہے - تیسرا ہم کہتے ہین کہ رسولون کے اپنی قوم
مخالف ہی اس امر پر زور سے آمادہ اور مستعد ہوتی ہے
کہ رسولون کو جہلائی اور اونکی فضایل اور بزرگیون کے
مشہرت مین رخنہ انداز ہو جب کوئی شخص اس امر پر
آمادہ ہوتا ہے کہ انصاف سے کسی رسول کی رسالت
اور کرامتون اور فضایل پر شہادت دی تو وہ ہی
قومی لوگ ہزارون مکر و فریب اور دغابازی سے
اوسکی مانع اور مزاحم ہوتی ہین ایسی صورتون مین ممکن
نہین ہے کہ کوئی شخص مخالفت کی صورت مین اپنے
مذہب کے مخالف رسول کے فضیلتون اور بزرگیون اور
مصدرہ معجزات پر شہادت دی تو مخالفت مذہبی
تو بہت بڑا امر ہے ایک مذہب کی دو فرقہ کیسی شدو

مد سے ایک دوسرے کے بزرگون کے فضایل کا تکذیب
کرتی ہین ذرا پوپ سے فرقہ پروٹسٹنٹ اور فرقہ پروٹسٹنٹ
سے پوپ کا حال دریافت کرکے دیکھئے پھر معلوم ہو جائیگا
کہ مخالفت کہان تک موثر ہے -

۳ - جبکہ مخالف مورخ کسی صورت مین منصفانہ طور پر
اپنے دین و مذہب کے مخالف اور ناسخ رسولون کے کرامتون
اور معجزات اور دیگر فضایل کو دیکھنے تک گوارا نہین کرتے
تو اونکا کسی رسول کے کرامتون اور معجزات پر شہادت
دینا کوئی لازمی اور ضروری امر نہین کچھہ ضرور نہین ہے
کہ مخالف مورخون کے شہادتون کو رسولون کے
معجزات کی اثبات یا ثبوت کے واسطے سند اور شرط گردانا
جاوے کوئی ایسا نبی یا رسول نہین ہے کہ جسکی فضیلتون
کو مخالفون نے اپنی شہادتون سے ثابت ہونی دیا ہو
اگر کوئی مخالف براہ انصاف کبھی کسی رسول کے فضیلتون
اور معجزات پر شہادت دیتا بھی ہے تو اوسکی حالت اور
عقیدہ اور رائے کو طرح طرح سے ناقص اور ساقط الاعتبار
اور مخدوش کہا جاتا ہے کوئی تو کہتا ہے کہ یہہ مجہول ہے
اور کوئی کہتا ہے کہ دل سے اوس رسول یا مذہب کا معاون
اور حامی ہے اسکی لافون اور گپون کا کیا اعتبار ہے -
اور کوئی کہتا ہے کہ اوسنے خوف کے مارے ایسی شہادت
دی ہوگی ورنہ کیا مجال کہ مخالف ہو کر ایسا کلمہ منہ سے
نکالے جب مخالفون کی شہادتون کو طرح طرح کے
مناقص اور معایب کے باعث مخدوش اور ساقط الاعتبار
بیان کیا جاتا ہے تو پھر اونکا عدم وجود برابر ہے اونکی
کلی اور قطعی طور پر کسی امر یا واقعہ متعلقہ رسالت کی اثبات

یا ثبوت کے واسطے سند اور شرط گردانا لازمی امر نہین ہے
۴ - کتب سیر اور تاریخون سے یہہ امر کاشو الشمس ظاہر اور
باہر ہے کہ عرب کے کل مورخ اور نجومی آنحضرت کے ساتھ
اعلیٰ درجہ کی دشمنی اور عداوت اور مخالفت رکھتی تھی غالبًا
اس مخالفت اور عداوت کی ہماری وجہہ یہی تھی کہ آن
حضرت ملک عرب اور ساری دنیا کے ادیان مروجہ اور
مذاہب باطلہ کو جھوٹا اور باعث عذاب اخروی اور
موجب نارضامندی خداوند کریم بتلاتے تھے اور زور و
شور سے اس امر کے وعظ و نصیحت اور منادی کرتے تھے
کہ بت پرستی اور کواکب پرستی قطعًا منع اور حرام ہے سچا
طریقہ یہہ ہے کہ خداوند کریم کو ہر ایک نقص اور زوال سے
مبرا اور منزہ سمجھا جاوے اور نعوذ باللہ مسیح کو خدا کا بیٹا
یا مسخ بخدا قرار دینا سراسر ارتداد اور کفر ہے ایسی سچی
اور آزادانہ باتون کو سنکر عرب کے مورخ اور نجومی
کب آنحضرت کے معجزات کے بابت شہادت دیسکتی
تھی جب وہ روز دیکھتے تھے کہ آنحضرت ادنکی عقاید رد یہ
اور مذاہب باطلہ کی تردید اور تکذیب کرتے ہین تو ادنکا
دل یا قلم کسطرح پر آن حضرت کے فضایل اور معجزات کی
تائید اور تصدیق کرے ۔ اور کہون جاتے ہو اس زمانہ
مین کسی شخص کو بت پرستی یا پیر پرستی سے منع کرکے
دیکھہ لو کسقدر صلواتین سنتا ہے لاکھہ دلایل اور
براہین پیش کرو ایک کو بھی صحیح اور درست نہین بتلایا
جائیگا - جب یہہ بات ثابت ہے کہ عرب کے نجومی اور
مورخ آنحضرت سے پوری پوری مخالفت رکھتی تھی تو
پھر ممکن نہین ہے کہ وہ آنحضرت کے فضایل اور معجزات

کی تائید یا تصدیق کرین آنحضرت پر کیا موقوف ہے
ہر ایک نبی یا رسول کے معجزات اور دیگر فضیلتون پر
مخالفون اور معاندون نے کبھی بھی گواہی نہین دی
حضرت موسیٰ کے فضیلتون اور معجزات کے بابت کسی
فرعونی نے شہادت نہین دی علیٰ ہذا القیاس -
حضرت عیسیٰ خدا کے ایک عاجز بندہ کے معجزات اور
دیگر فضایل پر مخالفون نے شہادت نہین دی ہیودی
تو حضرت مسیح کے وقت مین خوب نور و شور مین تھی
اونکے جانب سے اب تک کوئی شہادت ثابت نہین
ہوی ہان حضرت یسوع مسیح کی نبوت اور رسالت کی
تردید اور تکذیب مین بیسون رسایل اور کتابین لکھی ہین
جوسفی یہودی مورخ کا نام کبھی کبھی لیا جاتا ہے کہ
اوسنے باوجود یہودی ہونے کے مسیح کے کسی امر پر شہادت
دی ہے لاکن یہہ صرف لاف اور گپ ہی ہے کوئی امر
مصدقہ نہین اوسکی تاریخ سے کوئی ایسی بات ثابت
نہین ہوتی کہ جسپر کوئی رائے قایم کی جاسکے اور -
دوسرا یہہ کہ یہودی اسکو بالکل جعل اور جھوٹ
بتلاتے ہین - +

۵ - ہمارے خیال مین یہہ بات ممکن ہے کہ غیر ملک کے لوگون
مین سے کسی شخص نے شب واقعہ کو انشقاق قمر دیکھا ہو اور
مثل دیگر حادثات اور عوارضات علویہ سمجھکر قلم بند نہ کیا
ہو دنیا کے لوگ ہر روز اور ہر رات صدہا قسم کے علوی
اور سفلی حادثات اور عوارضات دیکھتے ہین کس کسکو
درج کرتے ہین اور یہہ بات بھی یاد رہے کہ انشقاق قمر کی
حالت بالکل کم اور تھوڑی رہتی گویا اشارہ ہی تھا

ممکن ہے کہ غیر ملک اور خود عرب کے تمام لوگون نے اس
حالت کو دیکھا ہو اور بوجہ دیر پا نہ ہونے کے ایک اشارہ
ہے سمجھکر اوسکے قلم بند کرنے کے جرات نہ کی ہو-
۶- ہمارے خیال مین عام لوگون کو حادثات علویہ کے
جانب بالکل توجہ نہین ہوتی اتفاقاً اگر کوئی کسی حادثہ کو
معاینہ کرلے تو یہہ ایک جدید بات ہے رات کے وقت تمام
لوگ دن کے کاروبار سے تھک کر آسایش و آرام سے بیٹھتے
اور سوتے ہین یا اپنے اپنے کاروبار کے باتین کرتی ہین اونکی
آنکھین آسمان کے طرف نہین ہوتین بلکہ اپنے کامون مین
مشغول ہوتی ہین انشقاق قمر کا واقعہ عین رات کو واقعہ
ہوا تھا تمام لوگ اپنے آرام اور آسایش مین مصروف تھے
کوئی توپ تو نہین دغی تھی کہ ساری دنیا کے لوگون کو
خبر ہو جاتی یا پہلے سے آنحضرت نے نوٹس عام نہین دیا تھا
کہ فلانے رات کو چاند پھٹ جائیگا کہ تمام لوگ بغرض مشاہدہ
اپنے اپنے کوٹھون پر چڑھ جاتے اگر کوئی توپ دغتی یا
پہلے سے کوئی عام نوٹس دیا جاتا تو ضرور لوگ مشاہدہ
کے واسطے مستعد اور طیار ہوتے جبکہ انشقاق قمر کا واقعہ
اتفاقاً گذر گیا تو پھر اوسکی عام مشاہدت کی کیا صورت
تھی ہر سال کیا ہر مہینے آسمان پر رنگ برنگ شہاب
ثاقب اور ستارے ظاہر ہوتے ہین اونکو کبھی سارے
دنیا والون اور سارے لوگون نے مشاہدہ نہین کیا حالانکہ
واقعہ ضرور ہوتی ہین کیا اس عدم عام مشاہدت سے یہہ
بات خیال مین آسکتی ہے کہ اون سیارون اور شہاب
ثاقبہ کا وقوع نہین ہوا پچھلے سال کا ذکر ہے کہ خاص
ہمارے شہر مین مغرب کے طرف ایک متوسط درجہ کے
آسمان پر روشنی ہوی بعض لوگون نے دیکھی اور بعضون
نے نہ دیکھی- دیکھنے ایکسی واقعہ کے بابت ایک ہی شہر
کے لوگون مین نفاق پڑگیا اخبار ہندو شریت کے ایک
نامہ نگار نے دیرہ دون سے ۱۸۹۱ء کو یہہ خبر بھیجی کہ جب
رات کو ہم سیر کرکے مکان کو واپس آرہے تھے تو ہم نے
آسمان پر ایک بڑا سا شعلہ نظر آیا پرندگاہ کا میدان جہان
ہم اوسوقت کھڑے تھے دو ہزار فٹ لمبا ہے وہان کل
اشیاء ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک اسطرح دکھائی
دیتی تھین جیسی کہ روز روشن مین نظر آتی ہین جب ہم نے اوسکی
وجہ معلوم کرنے کے لئے ارد گرد دیکھا تو ایک شہاب ثاقب
نظر پڑا جسکی رفتار مشرق سے مغرب کے طرف تھی اور ۱۵
سکینڈ کے بعد غایب ہوگیا-
دیکھو اخبار ہندو شریت کا فایل ۱۸۹۱ء اور نیز اخبار آفتاب
پنجاب لاہور کا نمبر صفحہ ۱۱۲۱ مطبوعہ ۵ دسمبر ۱۸۹۱ء پھر اخبار
آفتاب پنجاب مطبوعہ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۱ء نمبر صفحہ ۱۹۷ مین
مرقوم ہے کہ ایک نامہ نگار کی تحریر ہے کہ ۱۰ ماہ حال کو
شہر رام گذہ شیخاوٹی مین ۱۲ بجے رات کو ایک عجیب
سیارہ نظر آیا کہ بزرگ اور عمر رسیدہ لوگون کا بیان ہے
کہ ایسا سیارہ آجتک ہم نے کبھی نہین دیکھا رات کے ۱۲
بجنے مین ۶ منٹ باقی تھے کہ اس وقت عین مغرب کے
طرف سے ایک بہت بڑا شعلہ اوٹھتا ہوا دکھائی دیا اول
تو لوگون نے سمجھا کہ یہہ کوئی دو ہوں کا غذی ہے کہ جو
آتش بازی مین اوپر کو اڑایا جاتا ہے مگر جب سیارہ نزدیک
سر پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ یہہ سیارہ ہے اس سیارہ کے نیچے
ایک دم بہت لمبی تھی جس مین سے چھوٹے چھوٹے چنگے

جھرتے جاتے تھے جب یہہ ستارہ نمودار ہوا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ۱۴ تاریخ کا چاند پورا پورا نکلا ہے اور جب سر پر آیا تو ایسی صاف سرخی آمیز روشنی ہو گئی تھی کہ چار چار یا پانچ پانچ کوس تک کے پتے اور درخت اور پنچی چیزین دکھائی دیتی تھین رفتار اوسکی نہ بہت تیز اور نہ بہت آہستہ بلکہ ۴ منٹ مین مغرب سے نکل کر مشرق مین غروب ہو گیا تینگے برابر جھرتے ہوئے نظر آتے تھے بعد غروب پانچ منٹ تک آسمان پر ایک سفید لکیر نظر آتی رہی ازان بعد وہ بھی غایب ہو گئی پھر دو بجکر ۵ منٹ گذری تھی کہ بادل گرجنے کی سی آواز بڑے زور و شور سے سنا دی۔ حالانکہ اوس رات کو ابر کا نام و نشان بھی آسمان پر نہ تھا۔

ڈیرہ دون اور رام گڈہ مین جو روشنی دیکھی گئی جو اوپر مین اور ظاہر تھی اوسکو بھی ساری دنیا اور تمام شہرون کے لوگون نے نہین دیکھا جسکی اتفاقاً نظر پڑ گئی اونھون نے دیکھ لی اور جو لوگ اپنے اپنے کاروبار مین مشغول تھے وہ محروم رہے رام گڈہ والی روشنی تو ایک برج کے مانند تھی ضرور تھا کہ اوسکو ساری دنیا کے لوگ مشاہدہ کرتے مگر افسوس سوائے رام گڈہ والون کے اور کسی نے نہ دیکھی کیا اب کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ اسپر اور ملک اور شہر والون کی شہادت نہین اسواسطے قابل اعتبار نہین ہرگز نہین قطع نظر حوادث علویہ سفلیہ کے بھی عوام الناس کو اطلاع نہین ہوتی حوادث علویہ تو آنکھون سے دیکھی یا سنی جاتی ہین مگر حوادث سفلیہ تو خود انسانون کے اجسام سے متصل اور لاحق ہوتی ہین جبذلولہ یعنے پہنچال آتا ہے تو قطعہ زمین کو زور سے ہلا دیتا ہے حتی کہ بڑے بڑے مضبوط مکان بھی گر جاتے ہین اور زمین پھٹ جاتے ہین مگر تعجب یہہ ہے کہ بعض انسانون کو اس سفلی حادثہ کے وقوع کی بھی خبر نہین ہوتی جب کوئی آنکر کہتا ہے کہ آج بڑے زور سے بھونچال آیا تو حیران ہوکر پوچھتے ہین کب اور کہان حالانکہ جہان وہ حادثہ واقع ہوتا ہے وہان ہی موجود ہوتی ہین باوجود موجود کی اور درستی ہوش و حواس کے اتنے بڑے حادثہ کو دریافت نہین کر سکتے اسکا یہہ باعث ہے کہ اور خیالات کی ہجوم کے باعث توجہ نہین ہوتی جبکہ سفلی زور اور حادثون کو انسان معلوم نہین کر سکتا تو اگر حادثات علویہ کو نکرے تو کیا تعجب ہے کیونکہ اونکا دریافت کرنا تو توجہ سے ہی وابستہ اور مخصوص ہے۔

ے ہمارے خیال مین رسولون کے کرامتون اور معجزون کے ثابت کرنے کے واسطے یا اون پر اعتبار اور یقین کرنے کے لئے ہم مذہب مورخون اور راویون کے تاریخین اور روایتین قابل تمسک و لایق اعتنا نہین بشرطیکہ اوس رسول کے نبوت یا رسالت پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہو اور اون مورخون اور راویون کے تاریخی سلسلون اور روایتون کا ڈھنگ اور ماخذ معتبر اور اچھا اور سالم عن المناقض ہو سو الحمد للہ کہ آنحضرت کی نبوت بھی بہ ایراد دلایل قطعیہ و براہین یقینیہ و حجج نقلیہ و شواہد ضروریہ ثابت ہے اور مورخون اور راویان اسلامیہ کا طور و طریق اور طرز و ڈھنگ تاریخ اور روایت بھی اچھا اور سالم عن المناقض و المعائب ہے اناجیل کی طرح نہین کہ جنکے روایتون کا کچھہ پتہ ہی نہین لگتا۔

اوپر کے ساتون شقون معترض صاحب کے اعتراضات کی

اصلی حقیقت اور کیفیت کے انکشاف اور اظہار کے
واسطے کافی ہین اب مین اس امر کی طرف رجوع کرتا ہون
کہ بعض اسلامی تاریخون مین معجزہ شق القمر کی بابت استدر
لکھا ہے کہ بعض مخالفون نے بھی اسکو مشاہدہ کیا جیسا کہ
تاریخ فرشتہ کے بارہوین مقالہ مین لکھا ہے کہ سامری
والے ملک ملیبار نے اپنے ملک مین رات کو شق القمر دیکھکر
واسطے دریافت اس واقعہ عجیبہ کے معتبر آدمیون کو
ملکون مین روانہ کیا جب معلوم ہوا کہ محمد صلعم سے شق القمر
واقعہ ہوا ہے تو سامری کشتی پر سوار ہوکر عرب مین گیا
اور ملاقات جناب رسول خدا کی حاصل کرکے مسلمان ہوا
جب آپسے رخصت ہوکر شہر ظفار مین پہونچا تو مرض
ہلاک مین گرفتار ہوکر جان بحق ہوا چنانچہ قبر اوسکی شہر
مین ابتک زیارت گاہ عام ہے -

پھر تاریخ سوانح الحرمین مین لکھا ہے کہ راجہ دہار جو متصل دریاے
چنبل کے صوبہ مالوہ مین واقعہ ہے اپنے محل پر رات کو
بیٹھا ہوا تھا کہ دفعتہً کیا دیکھتا ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہوکر
پھر آپس مین ملگیا ہے اس بات کو اوسنے اپنی پنڈتون
سے دریافت کیا اونھون نے کہا کہ کتابون سے معلوم ہوتا
ہے کہ عرب مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا اور اوسکے ہاتھ سے
شق القمر ظاہر ہوگا بعد ازان وہ راجہ اپنا ایلچی آنحضرت
کے حضور مین بھیجکر آپ پر ایمان لایا آنحضرت نے اوسکا
عبداللہ نام رکھا اور قبر اوس راجہ کی اوس شہر مین
ابتک زیارت گاہ عام ہے - اس قصہ کو صاحب تاریخ
فضیلی نے بھی بیان اور نقل کیا ہے شاید ان روایتون کو
دیکھکر جناب محقق صاحب فرماوینگے کہ شاید ان
مسلمان سوداگرون نے جھوٹ بنالیا ہو مین ادب عرض
پرداز ہون کہ جب اون دونون ہندو راجون کے قریب ابتک
اون شہرون مین موجود ہین اور لوگون کے زبان زد ہے
کہ یہ راجی صرف معجزہ شق القمر کو دیکھکر مشرف بالاسلام
ہوے تو پھر بناوٹ کا بنانا کسطرح پر ثابت ہوسکتا ہے -
اور دوسرا یہہ کہ مسلمانون کو اسقدر دور دراز ملک مین
بناوٹ کی کیا ضرورت تھی سیدھا کوئی فرضی تاریخ بناکر
اہل عرب مین سے کسی فاضل اور مشہور مورخ کے نام ہی
کیون نہ یہہ بات جڑدی کہ اوسنے اپنی فلان تاریخ مین
آنحضرت کے معجزہ شق القمر کی تصدیق کی ہے کسی عربی کے
نام تو کسی چھوٹی اور فرضی تاریخ کا جڑ دینا ایک آسان
امر تھا عرب کے لوگ تو کل مشرف بالاسلام ہو ہی چکے تھے
وہ ایسے جھوٹی تاریخ اور فرضی شہادت کی کب تکذیب
اور تردید کرتے تھے اگر ایسی فرضی شہادت پیدا کی جاتی
تو سارے اہل عرب اوسکی تائید اور تصدیق کرتے مخالفون
کو بھی اوس فرضی شہادت کی فرضی ثابت کرنے کیواسطے
کوئی ذریعہ نہ ملتا ممکن ہے کہ ایسے عمدہ ذریعہ کو چھوڑکر
مسلمانون نے ہندوستان مین معجزہ شق القمر پر
شہادت پیدا کی ہو ہرگز نہین ای محقق صاحب
ایسی اوہام توزبان پر لانا نری خیالی ہے ان سے کچھ
بنتا نہین لیجئے تحقیقی جواب تو ختم ہوا اب مین اس بارہ
مین الزاماً کچھ عرض کرتا ہون مہربانی فرماکر بہ نظر
انصاف ملاحظہ ہو بندہ کی محنت ہی برباد نہ جاوے -
جناب من اگر معجزہ شق القمر کی بابت آپ تاریخی
ثبوت کے خواستگار ہین تو مندرجہ ذیل واقعات اور

معجزات کی بابت جو بائبل مین مندرج ہین ہم بھی تاریخی ثبوت چاہتے ہین مہربانی فرماکر کوئی تاریخ جو مخالفون کے ہو پیش کیجئے - اول کتاب یوشع کے باب ۱۰ ورس ۱۲ سے ۱۳ تک جو معجزہ حضرت یوشع کا بابت ٹھہرا رہنی سورج کے لکھا ہے کہ آفتاب وسط آسمان مین ٹھہرا رہا اور تمام دن مغرب کیطرف مایل نہ ہوا (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورج بقدر بارہ گھنٹہ کے آسمان کے بیچون بیچ ٹھہرا رہا ہوگا اور وہ دن برابر دو دن کے ہوا ہوگا اور رات اون لوگون کے جنکے ملک مین اوسوقت رات تھی برابر دو رات کے ہوی ہوگی پس یہہ حادثہ عظیم جسطرح کہ واقعہ ہوا ہے ضرور ہے کہ تمام عالم کو اوس سے خبر ہوی ہوگی حالانکہ کسی نے گردنواح شام کے بخومیون مین سے اس قصہ کو نہین لکھا اور کس لئے کتب ہنود اور مجوس اور اہل چین مین یہہ قصہ درج نہین ہوا شق القمر تو ایک لمحہ بھر کے واسطے ہوا تھا اوسکو تمام عالم نے بے خبری کی حالت مین رات کے وقت کیونکر دیکھا تھا سورج بارہ گھنٹہ تک ٹھہرا رہا دنیا کے لوگ ایک دفعہ تاڑ گئے ہون گے کہ آج کیا اندھیرا آگیا ضرور تھا کہ ایسا عظیم القدر واقعہ تمام قومون کے تاریخون مین درج ہوتا اور سینہ بہ سینہ ساری خلق مین اسکا ذکر چلا آتا مگر یہان تو سوائے بائبل کے کہین ذکر بھی نہین -

دوم اشجا کے باب ۳۸ ورس ۸ مین معجزہ حضرت اشعیا کا لکھا ہے کہ اونھون نے آفتاب کو دس درجہ پیچھے ہٹا دیا) یہہ معجزہ بھی اس قسم کا معجزہ ہے کہ اسکے سارے لوگون کو اطلاع ہو مگر افسوس کہ تواریخ ہنود اور پارسیون اور چینیون مین مذکور نہین ہوا سوم کتاب ملوک اول کے باب ۱۷ اور ورس ۳ سے لیکر ۶ تک مرقوم ہے کہ خداوند کریم نے ایلیاہ کو حکم دیا کہ تو اس جگہہ سے چلا جا اور فلان جگہہ پر ٹھہر مین نے زاغون کو حکم دیدیا ہے وہ تیری پرورش کرینگے پس وہ وہان سے روانہ ہوکر اردن کے پاس جا بیٹھا اور زاغ ہر صبح اور شام اوسکے واسطے نان اور گوشت لاتے تھے) یہان پر ہمارا سوال ہے کہ وہ کوئی کسی کے روبرو ہر صبح و شام گوشت و نان لاتے تھے اہل ہنود اور پارسیون اور دیگر اقوام نے تاریخی طور پر اپنی اپنی تاریخون مین کیون اس عجیب واقعہ کو درج نہین کیا بقول آپکے جب تک اسپر کوئی مخالف شہادت نہ دی جاوے تب تک کیونکر قبول اور تسلیم کیا جاوے چہارم انجیل مین لکھا ہے کہ خدا کی روح کبوتر کی صورت مین مسیح پر نازل ہوی - اس واقعہ کو کس مخالف مورخ نے اپنی تاریخ مین درج کیا ہے - پنجم انجیل متی مین ہے کہ شیطان مسیح کو آزمانے کے واسطے پہاڑ پر لے گیا اور آزما رہا فرمائیے اس واقعہ پر کوئی تاریخی شہادت ہے یا نہین ششم پھر انجیل مین مرقوم ہے کہ جب مسیح سولی دیا گیا تو ساری سرزمین پر اندھیرا چھا گیا فرمائیے جب کل دنیا پر اندھیرا چھا گیا تھا تو سب لوگون اور ساری قومون نے دیکھا ہوگا ضرور ہے کہ اس عجیب واقعہ کو تعجبا پچھلون کے واسطے تاریخون مین درج کرین کوئی تاریخی شہادت مہربانی کرکے پیش کیجئے ورنہ انجیل کے بطالت مین کیا شک ہے ہمکو امید ہے کہ ہمارے دوست حضرت محقق صاحب اس مختصر سے واقعات اور معجزات کے بابت مخالفون کے تاریخون مین سے ضرور کوئی نہ کوئی شہادت قایم کر دکھائین گے + باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -